بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

ذرہ ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / منگل ۵ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ ۱۳ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۱۳ ستمبر ۱۹۸۳ء / تبلیغ ۲۰۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر خوبی، بھلائی، حسن اور خوبصورتی ہمارے رب میں ہے جو تمام لذات کا سرچشمہ ہے

رب سے رشتہ جوڑنے میں ہی اصل لذت ہے اسکے مقابل تمام لذات ہیچ اور بے کیف ہیں

اس دنیا کی عارضی اور بے کیف لذات سے اپنے دامن کو آلودہ نہ ہونے دیں

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۶۔۷ اگست کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خصوصی پیغام

لندن :۔ مورخہ ۶، ۷ اگست بروز ہفتہ اتوار بمقام ہیتھ لینڈ سکول ہنسلو مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع پورے اہتمام اور پاکیزہ روایات کے ساتھ منعقد ہوا۔ اجتماع کے پہلے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام دستی طور پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب مشنری انچارج برطانیہ کو موصول ہوا۔ جو آپ نے دوپہر ۳ بجے کے قریب خدام کو پڑھکر سنایا۔ اس پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ہو الناصر

میرے عزیز خدام و اطفال۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ اور مجالس اطفال الاحمدیہ برطانیہ ۶ اور ۷ اگست کو ہنسلو میں اپنا نواں اجتماع منعقد کر رہی ہیں۔

خدا تعالیٰ اس اجتماع کو بہت برکت بخشے اور آپ سب کو جو اسمیں شامل ہو رہے ہیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ آپ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔ مجھے امید ہے کہ اجتماع کے ان بابرکت ایام میں آپ دعاؤں پر بہت زور دیں گے اور خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے طالب ہوں گے۔ اس موقعہ پر میں برطانیہ میں بسنے والے تمام خدام اور اطفال کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خالص اور حقیقی اسلام ایک بہت بڑی آسمانی دولت اور عظیم نعمت ہے ہم خوش نصیب ہیں کہ خدا تعالیٰ نے بغیر ہمارے کسی استحقاق کے ہمیں اس عظیم آسمانی نعمت سے بہرہ ور ہونے کا موقع عطا فرمایا ہے خدا تعالیٰ ہمیں یہ توفیق بھی بخشے کہ ہم اپنے رب کے اس عظیم احسان کا شکر بجا لا سکیں اور اپنی زندگیوں میں قرآنی تعلیمات کو جاری کر کے دائمی خوشحالی اور ابدی نجات کے وارث ہو سکیں۔

دین اسلام کا مقصد کیا ہے؟ یہی کہ ہم اپنے خالق و مالک، حیّ و قیوم اور قادر و توانا خدا کی شناخت کر لیں اور اس سے ایک زندہ اور زندگی بخش تعلق قائم کریں کہ یہی ہماری زندگی کا مقصود اور منتہا اور یہی ہماری پیدائش کی اصل غرض و غایت ہے۔ یہی وہ رشتہ ہے جسے جوڑنے کیلئے تمام مذاہب دنیا میں قائم ہوئے اور یہی وہ تعلق ہے جس کے قیام کے لئے تمام انبیاء علیہم السلام دنیا میں بھیجے گئے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ تا لوگ خدا تعالیٰ کی شناخت کریں۔ اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں"

(ملفوظات جلد سوم صد ۱۱)

پھر اپنی بعثت کے مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"وہ کام جس کیلئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اسکی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں"

(لیکچر لاہور)

پس آپ جو مسیح آخر الزمان علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہیں اور خود کو آپ کے جانثار غلاموں میں شامل کرتے ہیں، اپنے نفوس کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ آپ نے کس حد تک اس زندگی بخش تعلق کے قائم کرنیکے لئے کوشش کی ہے اور پیار اور محبت سے اخلاص کے اس رشتہ کو جوڑنے کے لئے آپ نے کیا سعی کی ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارا خدا وہ ہے جس نے اپنی کامل قدرت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت عجیب عظمت اپنے اندر رکھتی ہے۔ جس کے بغیر کوئی چیز وجود نہیں پکڑتی اور جس کے سہارے کے بغیر اس عالم کی کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ ہمارا خدا بے شمار قدرتوں والا اور بے شمار حسن و احسان والا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اس ازلی اور ابدی خدا کے حضور جھکیں اور اپنے

(باقی صد ۸ پر)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

(۱۲ ستمبر ۱۹۸۳ء صبح آٹھ بجے)

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے الحمدللہ لیکن جسم میں درد کی وجہ سے تکلیف بدستور ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم حضرت سیدہ ممدوحہ کو مکمل شفایابی عطا کرے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے معمور طویل زندگی سے نوازے آمین

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی۔ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

● خاکسار کے بھائی مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ ان پر فالج کا حملہ ہوا ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفا عطا فرمائے۔ اور اپنی ذمہ داری کو احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(بشیر احمد ناصر کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم وسیم احمد صاحب وزیر آباد کو ۴ اگست بروز اتوار پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "محمد خالد" نام تجویز فرمایا ہے۔

نومولود مکرم میاں برکت علی صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم میاں محمد خان صاحب رائٹی ڈیلر وزیر آباد کا نواسہ ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور صحت و عافیت کے ساتھ بابرکت لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔

(مسعود احمد جہلمی۔ ربوہ)

● خاکسار کے والد صاحب چوہدری فضل دین (سابق فضل شاپ) کی طبیعت چند دن سے دوبارہ ناساز ہے اور کمزوری بھی بہت ہے۔ احباب کرام سے ان کے لئے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے (آمین)

(مبارک احمد اعجاز۔ گول بازار ربوہ)

● خاکسار کی اہلیہ بشریٰ فردوس بھٹی بعارضہ معدہ کی سوزش عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان کی خدمت میں اس کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے اپنی مخصوص دعاؤں میں عاجز کی اہلیہ کو یاد رکھیں۔

(نعمت اللہ بھٹی میل نرس۔ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

● محترم سیٹھ محمد اکرم صاحب نسبرا (دوڑ ضلع نواب شاہ) کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں (نذر محمد خان نواب شاہ)

● میرا بیٹا جاوید احسن شدید طور پر بیمار ہے

(رشید علی زاہد۔ انور سوسائٹی۔ کراچی)

● میرے دادا محترم شیخ مسعود الرحمان صاحب (کپورتھلوی) ساکن نارنگ منڈی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اسی طرح میری والدہ کے سینہ میں شدید

(باقی صد ۷ پر)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ

۱۲ تبوک ۱۳۶۲ ہش

غایت درجہ اہمیت کا حامل مقدس و مبارک موقع

ہم وہ خدائی جماعت ہیں جس کے کندھوں پر اس آخری زمانہ میں ایک بہت ہی عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے، اتنی عظیم جو بظاہر ہمیں اپنی طاقت اور ہمت سے بالا نظر آتی ہے، وہ ہے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری۔ اگرچہ یہ ذمہ داری ہمیں اپنی ظاہری اور مادی طاقت اور ہمت سے بالا نظر آتی ہے، اس قدر بالا کہ اس ذمہ داری کے مقابلہ میں ہماری مادی طاقت اور استطاعت میں کوئی نسبت ہی قائم نہیں ہوتی، اس پر پہاڑ اور رائی کی نسبت بھی تو صادق نہیں آتی، تاہم انتہائی طاقت ور ایک آسمانی حربہ ہمیں ایسا عطا کیا گیا ہے جسے مقدور بھر تدبیر کے پہلو بہلو کام میں لانے سے اس ذمہ داری کی کماحقہ ادائیگی ہمارے لئے چنداں مشکل نہیں رہتی۔ اس آسمانی حربہ کو کام میں لانے کے نتیجہ میں ہی ہم گزشتہ چورانوے سال سے اس ذمہ داری کو کمال خوش اسلوبی سے ادا کرتے اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں عظیم الشان کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے چلے آرہے ہیں۔ وہ آسمانی حربہ جو ہمیں ایک انتہائی مشکل مہم کو سر کرنے کے لئے بطور خاص عطا کیا گیا ہے۔ دعا کا حربہ ہے۔

عالمگیر غلبۂ اسلام کے تعلق میں یہ ایسا کارگر اور کامیاب حربہ ہے کہ اس مہم کی کامیابی کا تمام تر انحصار اس حربہ کو پوری ہمت اور مہارت کے ساتھ بروئے کار لانے پر ہے اس آسمانی مہم کے بطل جلیل اور فتح نصیب جرنیل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حقیقت کو آغاز کار ہی بہت کھلے کھلے اور غیر مبہم الفاظ میں واضح فرما دیا تھا اور فرمایا بھی تھا بار بار اور بتکرار مثال کے طور پر آپ نے ایک موقع پر فرمایا:۔

"دعا ایک ایسی شئی ہے کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدمؑ نے بذریعہ دعا فتح پائی (دعا یہ تھی) رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور آخر میں بھی دجال کو مارنے کے واسطے دعا ہی رکھی ہے۔ گویا اوّل بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۸)

غلبۂ اسلام کے عظیم مقصد میں دعا کی اہمیت واضح کرنے کے بعد ہم فی الوقت احباب جماعت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ مشرق کے تعلق میں ان کی ایک اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں اور وہ ذمہ داری جیسا کہ احباب جماعت اچھی طرح جانتے ہیں یہ ہے کہ ہم اعلائے کلمۂ حق کی غرض سے اختیار کئے جانے والے اس تبلیغی سفر کی کامیابی کے لئے ان ایام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں اس لئے کہ اس سفر کی کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید و نصرت کا تمام تر انحصار دعا پر ہے۔ پھر یہ سفر تو وہ تاریخی اور تاریخ ساز سفر ہے جو ایک خاص امتیازی اہمیت کا حامل ہے۔ اوّل اس لئے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وہ پہلے خلیفۃ المسیح ہیں جو پیغام حق کو کرۂ ارض کی اس سمت کے آخری کناروں تک پہنچانے کے لئے جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے۔ یعنی جانب شرق تشریف لے گئے ہیں۔ یہ کسی خلیفۃ المسیح کا پہلا دورۂ مشرق ہے۔ پھر اس لحاظ سے بھی بحمدہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے کہ تاریخ احمدیت میں پہلی بار ایک نئے براعظم میں منظم تبلیغی جدوجہد کی بنیاد رکھی جا رہی ہے اور وہ ہے براعظم آسٹریلیا۔ انشاء اللہ العزیز حضور اپنے اس تاریخ ساز دورہ میں آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسجد اور احمدیہ مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ دنیا کے تمام براعظموں میں سے یہی ایک براعظم ایسا تھا کہ جس میں جماعت احمدیہ موجود ہونے کے باوجود تاحال احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر عمل میں نہ آئی تھی۔ اس نئی مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام براعظموں میں منظم بنیادوں پر تبلیغ و اشاعت اسلام کا پہلا اور بنیادی مرحلہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو یہ ایک مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا ہی مبارک موقع نہیں ہے بلکہ یہ دنیا کے ایک نئے اور آخری براعظم میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی منظم بنیاد قائم کرنے کا نہایت دور رس نتائج اور انقلاب انگیز اثرات کا حامل انتہائی مقدس و مبارک موقع ہے۔ ایسے مواقع کہ جب تاریخ میں پہلی بار کسی براعظم میں منظم تبلیغ و اشاعت کی بنیاد رکھی جا رہی ہو انتہائی غیر معمولی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اور یہ مواقع اس امر کا تقاضا کرتے ہیں کہ جماعت کے تمام افراد مرد اور عورت اور بچے، تمام چھوٹے اور بڑے سب مجتمع دعائیں بن جائیں تا خدا تعالیٰ ہماری تضرعات کو سنکر اس براعظم میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی ایسی مستحکم بنیاد قائم فرمائے کہ جس پر غلبۂ اسلام کی عظیم الشان عمارت استوار ہو کر اس براعظم کو دین واحد پر لا جمع کرے اور اس کے کونہ کونہ اور چپہ چپہ پر انقلاب عظیم رونما ہوئے بغیر نہ رہے۔ بلاشبہ جس طرح خلافت ثانیہ میں ہر وہ موقع بے حد مقدس و مبارک موقع تھا کہ جب براعظم یورپ اور پھر علی الترتیب امریکہ اور افریقہ کے براعظموں میں اشاعت اسلام اور اشاعت نور حضرت خیر الانامؐ کی منظم بنیاد پڑی۔ اسی طرح خلافت رابعہ میں یہ موقع بھی انتہائی مقدس و مبارک موقع ہے جبکہ براعظم آسٹریلیا میں اشاعت پیغام حق کی ایک منظم بنیاد رکھی جا رہی ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دست مبارک سے اس سرزمین میں سب سے پہلی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھنے کی غرض سے مشرق کے تبلیغی سفر پر روانہ ہو چکے ہیں۔ یہ قبولیت کا ایک خاص موقع ہے۔ آج جو دعائیں کی جائیں گی وہ بفضل اللہ تعالیٰ بپایۂ قبولیت جگہ پائیں گی اور آسٹریلیا میں بسنے والی قوموں کو حق کی طرف لا کر اور آستانۂ الوہیت پر انہیں جھکا کر ان کی تقدیر بدلنے کا موجب بنیں گی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

اللہ مددگار خدا حافظ و ناصر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ مشرق کے موقع پر

اللہ مددگار خدا حافظ و ناصر
جانا ترا مرکز سے گراں ہم پہ ہے لیکن
انوارِ خلافت کے سبھی والہ و شیدا
اللہ کے بندوں سے ہیں باطل کے پرستار
گفتار کی مانند ہے کردار بھی تیرا
ہر گام پہ حاصل ہو فرشتوں کی حفاظت
قرآن کے انوار سے روشن ہے ترا قلب
ہو زیر و زبر تیری نگاہوں سے جہاں کا
ہم قلب و نظر فرش کئے راہ تکیں گے

اے سید و سردار خدا حافظ و ناصر
ہر جا ہے تو درکار خدا حافظ و ناصر
ہیں طالب دیدار خدا حافظ و ناصر
اب بر سر پیکار خدا حافظ و ناصر
اے ابر گہربار خدا حافظ و ناصر
اے صاحب فتار! خدا حافظ و ناصر
اے مہبط انوار! خدا حافظ و ناصر
سب عالم افکار، خدا حافظ و ناصر
کب آئیں گے سرکار خدا حافظ و ناصر

ابرار تو ابرار ہیں دل سے ہے دعا گو
راجہ سا گنہگار، خدا حافظ و ناصر

(راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حُبِّ وطن کا وسیع اسلامی تصوّر
اور
جماعت احمدیہ کی شاندار روایات

محترم مولانا
دوست محمد صاحب شاہد
مؤرخ احمدیت ربوہ

اسلام کا تصورِ حُبِّ وطن:

اپنے مولد و مسکن، دیس اور جنم استھان سے محبت و الفت کی تعلیم اگرچہ قریباً تمام مذاہب میں ملتی ہے مگر اسلام کا پیش کردہ تصوّر "حُبِّ وطن" سب سے ممتاز، سب سے اعلیٰ اور سب سے وسیع اور عالمگیر شان کا حامل ہے

- اسلام انسان کے مقصدِ حیات اور آفاقی نصب العین کے اعتبار سے دارِ آخرت کو اصلی زندگی کا دائمی گھر قرار دیتا ہے (عنکبوت: ۶۵)
- اُس کے نزدیک بیت اللہ جیسے بے مثال مرکزِ روحانیت کی نسبت سے خطۂ عرب وحدتِ اقوامِ عالم کی علامت اور پوری انسانیت کا گہوارہ ہے، اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "حُبُّ الْعَرَبِ مِنَ الْاِیْمَانِ" (جامع الصغیر للسیوطیؒ) یعنی عرب سے محبت کرنا ایمان ہے۔
- اسی طرح اسلامی نقطۂ نگاہ سے ہر بستی، ہر شہر، ہر ملک اور ہر براعظم جس میں کوئی شخص پیدا ہوتا اور اپنی زندگی کے سانس لیتا ہے، اس کا وطن ہے جس کی خدمت و حفاظت کرنا اس کا قومی و ملی فرض ہے۔ چنانچہ حدیث نبوی ہے "مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَھْلِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ" (مسند احمد بن حنبل) جو شخص اپنے مال، اپنے خون، اپنے دین اور اپنے اہل و عیال کے بچاؤ کے لئے مارا جاتا ہے۔ وہ شہید ہے۔

اس نقطۂ نگاہ سے اسلامی وطنیت کا تصوّر پوری دنیا پر حاوی ہو جاتا ہے اور مشہور و معروف حدیث "حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ" میں دنیا و عقبیٰ کے تینوں متذکرہ وطن مراد ہیں یعنی آخرت، عرب اور اپنا مولد و مسکن۔ ان سے محبت و عقیدت ایمان کا جزوِ لاینفک ہے۔ حضرت مولانا رومؒ اپنی مثنوی کے دفترِ چہارم میں اس حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"گر وطن خواہی گزر آنسوئے شط
ایں حدیثِ راست را کم خوال غلط
ہمچنیں حب الوطن آمد درست
تو وطن بشناس اے خواجہ نخست"

یعنی اگر تم وطن چاہتے ہو تو ساحلِ (زندگی) کے اس طرف (یعنی آخرت) کی طرف جاؤ اور اس سچی حدیث کو غلط نہ پڑھو۔ حب الوطن سے متعلق حدیث درست ہے۔ حضرت! پہلے وطن شناس تو بنو (پھر اس سے محبت بھی کر سکو گے)

دارِ الآخرت اور جماعت احمدیہ:

جماعت احمدیہ حقیقتاً مشرقی اور مغربی طاقتوں کے درمیان ایک نئی اور تیسری دنیا کہلانے کی بجا طور پر مستحق ہے اور خدا کے فضل و کرم سے ایک کروڑ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے جس کا ہر فرد دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرتا ہے اور دنیا پرستیوں سے تائب ہو کر اپنے مولا کی طرف رجوع کر چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جس کے معنی رجوع کے ہیں توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے۔ گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش کر لی ہوئی ہے تو توبہ کے معنی یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنی پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اُسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اُس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی، فرش و ہمسائے وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا اس کا نام توبہ ہے معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے

جو توبہ کرتا ہے اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۲-۳)

جماعت احمدیہ کے افراد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ نے کتنا زبردست اور خارق عادت انقلاب عظیم برپا کر دیا ہے اس کا ذکر آپ کے فرزند جلیل مسیح محمدی علیہ السلام نے اپنی متعدد تحریرات میں فرمایا ہے مثلاً لکھتے ہیں کہ:۔

(۱) "ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد بجائے خود نشان ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۸)

(۲) "میں اپنے ہزارہا بیعت کنندگان میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروان میں سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہروں پر صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں..... میں دیکھتا ہوں میری جماعت نے جس قدر نیکی اور تقویٰ میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔"

(الذکر الحکیم ۲ صفحہ ۱۶-۱۷)

(۳) "میں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے..... میں اکثر دیکھتا ہوں کہ سجدہ میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں ناپاک دل کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۱)

مقدس خطۂ عرب اور جماعت احمدیہ:

حدیث "حب الوطن من الایمان" میں الوطن سے مراد اگر عرب کا مقدس ملک لیا جائے (جس میں خدا کا پہلا گھر اور خدا کے آخری نبی کا گنبدِ خضریٰ واقع ہے) اور احمدیت کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں تسلیم کرنا ہوگا کہ خدا کی اس پاک جماعت کو ارضِ بطحیٰ سے ہمیشہ ہی والہانہ عقیدت اور مثالی الفت رہی ہے۔ یہ وہ شمع ہے جس کے اردگرد احمدیوں کے قلوب و اذہان پروانوں کی طرح طواف کرتے چلے آ رہے ہیں وجہ یہ کہ تمام برکات و انوار کی تجلی گاہ اور سرچشمہ یہی ارضِ حرم ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس حقیقت پر نہایت وجد آفرین رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"شَمْسُ الْھُدٰی طَلَعَتْ لَنَا مِنْ مَکَّۃَ
عَیْنُ النَّدٰی بَنَعَتْ لَنَا بِحِرَاءٍ"

آفتابِ ہدایت ہمارے لئے مکہ مکرمہ سے طلوع ہوا اور چشمہ سخاوت ہمارے لئے غارِ حرا سے جاری ہوا۔

"اِلَی الْاٰنَ اَنْوَارٌ بِبُرْقَۃِ یَثْرِبَ
نُشَاھِدُ فِیْھَا کُلَّ یَوْمٍ تَجَدُّدًا"

اب تک مدینہ طیبہ کی پتھریلی زمین میں ایسے انوار ہیں کہ ہر روز ہم ان میں نئی تجلی کا مشاہدہ کرتے ہیں

"حَفَافِیْ جَنَانِیْ نُوْرًا مِنْ ضِیَاءِہٖ
فَاَصْبَحَتْ ذَا فَھْمٍ سَلِیْمٍ وَذَا الْھُدٰی"

وہاں کی روشنی سے میرے دل میں نور پہنچ گیا پس میں صاحب فہم سلیم اور مہدی بن گیا۔

قریباً اکتالیس سال قبل کا واقعہ ہے کہ دوسری جنگِ عظیم کے دوران جب مصر جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آ گیا تو حضرت مصلح موعود نے ۲۶ جون ۱۹۴۲ء کے خطبہ میں جماعت احمدیہ کو دعاؤں کی خصوصی تحریک کی اور نہایت دردِ دل کے ساتھ فرمایا:۔

"مصر کے ساتھ وہ مقدس سرزمین شروع ہو جاتی ہے جس کا ذرّہ ذرّہ ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے نہر سویز کے ادھر آتے ہی..... چند روز کی مسافت پر وہ مقدس مقام ہے جہاں ہمارے آقاؐ کا مبارک وجود لیٹا ہے جس کی گلیوں میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے مبارک پڑا کرتے تھے جس کے مقبروں میں آپؐ کے والا و شیدا خدا تعالیٰ کے فضل کے نیچے میٹھی نیند سو رہے ہیں۔ اُس دن کے انتظار میں کہ جب صور پھونکا جائیگا۔ وہ لبیک کہتے ہوئے اپنے رب کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔ دو اڑھائی سو میل کے فاصلہ پر ہی وہ وادی ہے جس میں وہ گھر ہے جسے ہم خدا کا گھر کہتے ہیں اور جس کی طرف دل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کم سے کم پانچ بار منہ کر کے ہم نماز پڑھتے ہیں اور جس کی زیارت اور حج کے لئے جاتے ہیں جو دین کے ستونوں میں سے ایک بڑا ستون ہے۔"

(الفضل ۳ جولائی ۱۹۴۲ء ص۳)

بعض متعصب ہندو ان دنوں ہمیشہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ مسلمانوں کے دلوں میں ہندوستان کی نسبت مکہ اور مدینہ کی محبت زیادہ ہے۔ اس موقعہ پر حضور نے اس اعتراض کا یہ نہایت لطیف جواب دیا کہ:۔

"بے شک دین کی محبت ہمارے دلوں میں زیادہ ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ وطن کی محبت نہیں ہے اگر ہمارا ملک خطرہ میں ہو تو ہم اس کے لئے قربانی کرنے میں کسی ہندو سے پیچھے نہیں رہیں گے لیکن اگر دونوں خطرہ میں ہوں یعنی ملک اور مقامات مقدسہ تو مؤخر الذکر کی حفاظت چونکہ دین ہے اور زندہ خدا کے شعار کی حفاظت کا سوال ہے اس لئے ہم اسے مقدم کریں گے۔ بیشک ہم عرب کے پتھروں کو ہندوستان کے پتھروں پر فضیلت نہ دیں لیکن ان پتھروں کو ضرور فضیلت دیں گے جن کو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے فضیلت کا مقام بنایا ہے ..... حب الوطن من الایمان ہمارے ایمان کا جزو ہے مگر وہ گلیاں جن میں ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے ہیں وہ پتھر جنہیں خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے عبادت کا مقام بنایا ہمیں وطن سے زیادہ عزیز ہیں۔"

(الفضل ۹ جولائی ۱۹۴۲ء ص۵)

مادی وطن اور جماعت احمدیہ:

جماعت احمدیہ کے بنیادی اغراض و مقاصد میں یہ شامل ہے کہ ہر بیعت کنندہ "عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

نیز یہ کہ:۔

"تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا نظر آوے۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

اس پس منظر میں ہم بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ ہر احمدی اپنے اپنے ملک کا سچا خیر خواہ اور جانثار خادم ہے جس کی خداداد طاقتیں اور نعمتیں اپنے اہل وطن کے لئے وقف ہیں اور اس طرح "حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ" کے تیسرے مفہوم و معنیٰ کے اعتبار سے بھی دنیا بھر کے تمام محبانِ وطن کے مقابل ہمیں اس کا مقام بہت بلند و بالا نظر آتا ہے۔ اس سلسلہ میں بطور نمونہ انڈونیشیا اور پاکستان کے احمدیوں کی بے لوث حب الوطنی اور بے نظیر جانفروشی کے بکثرت واقعات کی طرف فقط اشارہ کرنا کافی ہوگا۔

انڈونیشیا کے احمدیوں کی حب الوطنی:

۱۹۴۵ء میں مسٹر سوکارنو کی زیر قیادت جب انڈونیشیا میں تحریک آزادی کا آغاز ہوا تو حضرت مصلح موعودؓ نے اس کے حق میں پُر زور آواز بلند کی اور ۱۶ اگست ۱۹۴۶ء کے خطبہ جمعہ میں دوسرے مسلمانوں کو بھی مسلمانانِ انڈونیشیا کی جدوجہد آزادی کی تائید کرنے کی تحریک فرمائی جس کے بعد انڈونیشیا کے احمدیوں نے اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے دوش بدوش اس میں حصہ لیا یہاں تک کہ ۱۷ اگست ۱۹۴۹ء کو انڈونیشیا کا ملک ڈچ حکمرانی کے چنگل سے آزاد ہو گیا۔

اسی طرح جماعت احمدیہ واحد مذہبی جماعت ہے جس نے اپنے امام موعود حضرت مصلح موعود کی قیادت میں نہ صرف قیام پاکستان کے ہر اہم انقلابی موڑ پر مجاہدانہ اور سرفروشانہ خدمات انجام دیں بلکہ استحکام پاکستان اور دفاع پاکستان کے لئے نظریاتی اور عملی دونوں رنگ میں بہترین کارہائے نمایاں دکھلائے جن کو پاکستان کا کوئی غیر جانبدار اور صداقت شعار مؤرخ ہرگز نظر انداز نہیں کر سکتا۔

مسئلہ کشمیر کی کامیاب اور پُرجوش وکالت:

کسے معلوم نہیں کہ مسئلہ کشمیر پاکستان کے لئے رگِ جاں کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس مسئلہ کو بین الاقوامی ادارہ (یو۔این۔او) میں پیش کرنے اور اس کی کامیاب وکالت کرنے کا اعزاز احمدیت کے فرزند جلیل حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو حاصل ہوا جس پر اپنوں اور بیگانوں نے زبردست خراج عقیدت پیش کیا بلکہ کراچی کے ماہنامہ "طلوع اسلام" (مارچ ۱۹۴۹ء) نے تو یہاں تک لکھا کہ:۔

"حسن اتفاق سے پاکستان کو ایک ایسا قابل وکیل مل گیا جس نے اس کے حق و صداقت پر مبنی دعویٰ کو اس انداز سے پیش کیا کہ اس کے دلائل و براہین، عصائے موسوی بن کر رسیوں کے ان تمام سانپوں کو نگل گئے اور ایک دنیا نے دیکھ لیا کہ ان الباطل کان زھوقا۔ باطل بنا ہی اس لئے ہوتا ہے کہ حق کے مقابلہ میں میدان چھوڑ کر بھاگ جائے۔ ہم پاکستان کو اس عدیم النظیر کامیابی پر مستحق ہزار تبریک و تہنیت سمجھتے ہیں۔" (ص۴)

پاکستان کے سابق وزیر اعظم اور مشہور بالغ نظر اور بزرگ سیاستدان جناب چوہدری محمد علی صاحب نے اپنی کتاب "ظہور پاکستان" کے چودھویں باب میں سلامتی کونسل میں پاکستانی وفد کے قائد وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اعلیٰ اور پُرجوش وکالت پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔

علاقہ چھمب (مقبوضہ کشمیر) کی فتح:

جہاں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی انتھک اور ناقابل فراموش سعی و جدوجہد نے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کی زبردست مزاحمت کے باوجود دنیا کے عظیم ترین بین الاقوامی ادارہ سے پاکستان کے موقف کی تائید میں تاریخی قرارداد پاس ہوئی جس سے اس مسئلہ کے مستقل حل کی قانونی بنیاد فراہم ہو گئی وہاں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی ایک اور عظیم شخصیت یعنی میجر جنرل اختر حسین ملک کو یہ سعادت بخشی کہ انہوں نے اپنی ولولہ انگیز قیادت اور فقید المثال شجاعت کی بدولت مقبوضہ کشمیر کے علاقہ چھمب میں پاکستان کا پُرشوکت جھنڈا گاڑ دیا جس سے حب الوطنی کی درخشندہ تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا اور پاکستانی افواج کو ایمان و عرفان کی ایک نئی قوت و طاقت حاصل ہوئی۔ میجر جنرل اختر حسین ملک مرحوم کے کارنامہ جہاد کی تفصیل ملک کے مشہور صحافی جناب ایس۔ اے ملک کے قلم سے لکھتا ہوں فرماتے ہیں:۔

"صورت حال ایک نیا رُخ اختیار کر رہی تھی کہ ایک روز آل انڈیا ریڈیو نے خبر دی کہ بھارت کی پارلیمنٹ میں بھارت کے وزیر دفاع چاوان نے ابھی ابھی اعلان کیا ہے کہ بھارت کی افواج نے آزاد کشمیر کی طرف پیشقدمی شروع کر دی ہے اور تین چوکیوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ یہ چھمب جوڑیاں کے تاریخی معرکے کی ابتداء تھی۔ اس معرکے کے ہیرو مرحوم اختر حسین ملک تھے جن کی نگرانی میں آزاد کشمیر اور پاکستان کی افواج نے بھارتی فوج کے دانت کھٹے کر دیئے۔ راقم کی ملاقات جنرل اختر ملک کے ساتھ مری میں ہوئی تھی۔ مرحوم بڑے سمجھدار، مدبر اور معاملہ فہم افسر تھے لیکن حالات اور دوسرے امور پر جب بھی ان سے بات چیت کا موقع ملا۔ یہ محسوس ہوا کہ ان کی سوچ کا انداز تدبرانہ تھا۔ جو لوگ مرحوم کو جانتے ہیں۔ ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ مرحوم جہاں اپنی فنی صلاحیتوں کو منوانے کی اہلیت رکھتے تھے وہاں وہ دوسرے معاملات میں بھی بڑے عقل مند واقع ہوئے تھے۔ وہ ہر بات کو فوراً سمجھ جاتے تھے۔ اتفاق سے راقم ان دنوں آزاد کشمیر میں صحافتی فرائض انجام دے رہا تھا۔ ان ہی دنوں ایک موقع پر میجر جنرل اختر حسین ملک سے میرپور میں بھی ملاقات ہوئی۔ ان کے عزم اور بہادری، لگن اور اپنے پیشہ سے محبت اور ایثار کی یاد آتی ہے تو دل بے اختیار تڑپ جاتا ہے۔ بہرحال وہ اپنے مشن کی طرف جا رہے تھے ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ انہوں نے اپنے ملنے والوں سے صرف اتنا کہا کہ دعا کریں کہ خدا مجھے پاکستان کی خدمت کرنے کا موقعہ دے۔ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے ثابت قدم رہنے کی توفیق دے۔ اگر میری قسمت میں شہادت لکھی ہے تو میرے جیسا خوش قسمت انسان کون ہوگا۔ راقم کی طرف مرحوم نے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ میرا صحافی دوست ہے۔

اختر حسین ملک مشن پر روانہ ہوئے چھمب اور جوڑیاں میں اتنے زور کا معرکہ ہوا کہ بھارت کی فوج کو اس طرح دبوچا گیا کہ بھارتی حکومت بوکھلا گئی۔ میجر جنرل اختر حسین ملک بھارت کے لئے ہوا بن کر ابھرے۔ ایک طرف بھارت کی قریباً سات ڈویژن فوج تھی اور دوسری طرف اختر حسین ملک کی قیادت میں لڑنے والے چند ہزار سرفروش۔ ان سرفروشوں کی پیشقدمی سے گھبرا کر بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے بھارتی فضائیہ کے اس وقت کے سربراہ ائر مارشل ارجن سنگھ کو حکم دیا کہ کسی بھی حالت میں اختر حسین ملک کو نہ چھوڑا جائے۔ بھارت کے طیارے اختر حسین ملک کی تلاش میں آزاد کشمیر کی سرحدوں پر منڈلانے لگے تھے۔ اختر حسین ملک کا چرچا پاکستان اور آزاد

(باقی صفحہ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۸۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ مذہب کا ایک المناک باب:

اللہ والوں سے دُنیا والوں کا سلوک

خُدا کے بندوں کو اکثر ستایا جاتا ہے
دل اُن کا دُنیا میں ناحق دُکھایا جاتا ہے
وطن سے کر دیئے جاتے ہیں بے وطن وہ کبھی[۱]
صلیب پر کبھی اُن کو چڑھایا جاتا ہے[۲]
کبھی جکڑ کے انہیں آہنی سلاسل میں
فصیلِ شہر سے نیچے گرایا جاتا ہے[۳]
فقیہہِ شہر کی تصدیق و مہر سے اُن پر
ضلال و کُفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے[۴]
لگا کے تہمتِ اقدامِ قتل اُن پہ کبھی
بلا سبب اُنہیں مُلزم بنایا جاتا ہے[۵]
قبولِ صدق کی پاداش میں کبھی اُن کو
عدالتوں میں مسلسل بُلایا جاتا ہے[۶]
کبھی لٹا کے اُنہیں آتشیں چٹانوں پر
اذیتوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے[۷]
خدا کے پاک و مقدّس گھروں میں بھی اُن پر
کبھی چُھری کبھی خنجر چلایا جاتا ہے[۸]
ملازمت سے کبھی اُن کو برطرف کر کے
عوام و خواص میں رُسوا کرایا جاتا ہے[۹]
کبھی نکال کے قبروں سے ہڈیاں اُن کی
انہیں زِراہِ تعصّب جلایا جاتا ہے[۱۰]
ہے اُن کے مُردوں کی بے حرمتی بھی کارِ ثواب
سبق یہ اہلِ جہاں کو پڑھایا جاتا ہے
نہ جانے ان سے ہی پرخاش کیوں ہے دُنیا کو
کوئی بتائے انہیں کیوں ستایا جاتا ہے
ہے اُن کا کون سا آخر وہ جُرم خانہ خراب
سزا میں جس کی ستم ان پہ ڈھایا جاتا ہے
نکال کر کبھی قبروں سے اُن کے مُردوں کو
مسیحی قبروں میں ان کو دبایا جاتا ہے[۱۱]
کوئی اذیتیں سہتا ہے برسوں زنداں میں
کسی کو زہر کا پیالہ پلایا جاتا ہے[۱۲]

کسی کو آتشِ نمرود آزماتی ہے[۱۳]
کسی کے جسم پہ آرا چلایا جاتا ہے[۱۴]
کسی کو پھینکتے ہیں چاہ میں خود اس کے عزیز
پھر اُس کو زنداں میں برسوں بھلایا جاتا ہے[۱۵]
کسی کا سر کیا جاتا ہے بے دریغ قلم[۱۶]
کسی کو آگ میں زندہ جلایا جاتا ہے[۱۷]
کسی کے جسم پہ چلوا کے آہنی کنگھے
ہر اِک کو اس کا تماشا دکھایا جاتا ہے[۱۸]
کسی کے پاؤں کو مربوط کر کے اونٹوں سے
پھر ان کو سمتِ مخالف ہنکایا جاتا ہے[۱۹]
کسی کے پاؤں میں پہنا کے آہنی زنجیر
طرح طرح سے پھر اُس کو ستایا جاتا ہے[۲۰]
شہید کر کے اچانک کسی کو خنجر سے
پھر اس کے قلب و جگر کو چبایا جاتا ہے[۲۱]
کسی کے گھر کا یکایک محاصرہ کر کے
چُھرا وریدِ پہ اُس کی چلایا جاتا ہے[۲۲]
شہید کر دیا جاتا ہے کربلا میں کوئی[۲۳]
کسی کو زہرِ ہلاہل پلایا جاتا ہے[۲۴]
کسی کے جسمِ مبارک سے سر جُدا کر کے
دمشق میں سرِ بازار لایا جاتا ہے[۲۵]
کبھی زمیں پہ کبھی طشت میں اُسے رکھ کر
چھڑی سے اُس کے لبوں کو ہلایا جاتا ہے
کسی کو لگتے ہیں کوڑے بحکمِ حاکمِ وقت
مقدمات میں کوئی پھنسایا جاتا ہے[۲۶]
کسی کو ورثہ سے محروم ہونا پڑتا ہے
کسی کے گھر کا اثاثہ جلایا جاتا ہے
کسی پہ تہمتِ غدّاریٔ وطن دھر کے
ہر اِک کی نظروں میں اُس کو گرایا جاتا ہے
کسی کو گاڑ کے زندہ زمیں میں تا بہ کمر
پھر اُس کو رجم ستم سے کرایا جاتا ہے[۲۷]

گلا دبا کے کسی بے گنہ کا پٹکے سے
چراغِ زندگی اس کا بجھایا جاتا ہے[۲۸]
کسی کا کر دیا جاتا ہے کھانا پانی بند[۲۹]
کسی کو دھوپ میں پہروں بٹھایا جاتا ہے[۳۰]
کلہاڑیوں سے کیا جاتا ہے شہید کوئی
کسی کو سیف و سناں سے ڈرایا جاتا ہے[۳۱]
کبھی زِراہِ ستم میزبان پر اپنے
عقب سے ناگہاں پسٹل چلایا جاتا ہے[۳۲]
شہید کر کے اسے پھر خدا کے گھر کو بھی
ثواب جان کے بم سے اُڑایا جاتا ہے[۳۳]
کسی کے قصدِ حرم پر بھی ہے کڑی قدغن
اور اس پہ کُفر کا لیبل لگایا جاتا ہے
کسی سے چھین کے مال و متاع و اہل و عیال
گلی گلی اُسے رُسوا کرایا جاتا ہے
کسی پہ کفر کی از خود ہی تہمتیں جڑ کر
پھر اس غریب کو کلمہ پڑھایا جاتا ہے
غرض خدا سے ہو جن کو بھی عشق کا دعویٰ
قدم قدم پہ انہیں آزمایا جاتا ہے
بلائیں سہتے ہیں وہ محض صدق کی خاطر
نظر سے دنیا کی ان کو گرایا جاتا ہے
نوازے جاتے ہیں پھر وہ جو صبر کرتے ہیں
اُنہیں کو ساغرِ کوثر پلایا جاتا ہے
ہزار بار بھی مر کر وہ زندہ رہتے ہیں
نبیؐ کے نور سے اُن کو جلایا جاتا ہے
بلند رہتا ہے نام اُن کا پھر سدا صدیق
اور اُن کی فتح کا ڈنکا بجایا جاتا ہے

محمد صدیق امرتسری ایم اے سابق مبلغ
احمدیت بلادِ عربیہ، انگلستان، مغربی افریقہ، ملیشیا، جزائر فجی۔

۱: سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ۔ ۲: حضرت عیسیٰؑ اور منصور حلاجؒ ۳: پہلی صدی عیسوی کے سچے عیسائی۔ ۴: حضرت امام حسینؓ اور خلفائے اربعہ وغیرہم۔ ۵: حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام۔ ۶: خدا کے لاتعداد نیک بندے ۷: حضرت سیدنا بلالؓ، حضرت ابوفکیہؓ ۸: حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت فضل عمرؓ ۹: خدا کے بے شمار نیک بندے ۱۰: خلفائے بنو امیہ کی قبروں سے ہڈیاں نکال کر جلائی گئیں ۱۱: احمدی مُردوں کو اکھاڑ کر عیسائی قبرستان میں دفنایا گیا ۱۲: مشہور یونانی فلسفی اور رہنما سقراط ۱۳: حضرت ابراہیمؑ ۱۴: حضرت زکریاؑ ۱۵: حضرت یوسفؑ ۱۶: حضرت یحییٰؑ ۱۷: ابتدائی عیسائی ۱۸: بخاری میں حدیث رسولؐ ۱۹: صحابہؓ رسولؐ ۲۰: حضرت ابوجندلؓ صحابی، حضرت امام احمدؒ ۲۱: حضرت سیدنا حمزہؓ عم رسولؐ ۲۲: حضرت سیدنا عثمانؓ ۲۳: حضرت امام حسینؓ ۲۴: حضرت امام حسنؓ ۲۵: حضرت سیدنا حسینؓ کا سرِ مبارک دمشق میں یزید کے دربار میں لایا گیا ۲۶: حضرت امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام ابوحنیفہؒ، حضرت محی الدین ابن عربیؒ، ابن رشدؒ، حضرت امام شافعیؒ، مجدد الف ثانیؒ وغیرہم ۲۷: حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہیدؓ ۲۸: حضرت مولوی عبد الرحمٰن افغانیؓ شاگرد صاحبزادہ صاحبؓ ۲۹: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خاندان کو شعب ابی طالب میں محصور کر کے کھانا پانی تین سال بند رکھا ۳۰: حضرت ام شریکؓ ۳۱: ملیشیا کے احمدی ۳۲: ماسٹر عبد الحکیم ابڑو شہید مرحوم آف سندھ ۳۳: ڈاکٹر مظفر احمد شہید آف ڈیٹرائٹ امریکہ۔ ۳۴: مسجد احمدیہ ڈیٹرائٹ امریکہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

خوش قسمت ہیں ہم کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی تقدیر خاص کے ماتحت اس زمانہ میں پیدا کر کے ہمیں یہ موقع عطا کیا ہے کہ ہم جبکہ دنیا کے ایک نئے اور آخری براعظم میں اس کا خلیفہ برحق پہلی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کی بنیاد رکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور اس مسجد اور مشن ہاؤس کے بابرکت ہونے کے لئے تضرع اور الحاح سے دعائیں کریں اور اس طرح سے خلیفۃ المسیح کی ان دعاؤں میں شمولیت کے شرف سے مشرف ہوں جن کے نتیجہ میں آئندہ چل کر براعظم آسٹریلیا کی تقدیر بدلنی مقدر ہے۔ تاریخ احمدیت کا یہ ایک نہایت ہی اہم اور غایت درجہ مقدس و مبارک موقع ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اس مقدس و مبارک موقع کو ضائع نہ ہونے دے، اس کی عظمت کو پہچانے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تاریخ ساز سفر کی عظیم الشان کامیابی اور معجزانہ تائید و نصرت کے لئے دعائیں کرے اور کرتا چلا جائے تا براعظم آسٹریلیا کی تقدیر بدلنے والی مقبول دعاؤں میں شامل ہونے کی غیر معمولی سعادت اس کے حصہ میں آئے۔

ہمارے دن اور رات کا ایک ایک لمحہ ان دعاؤں کے لئے وقف ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس مقدس و مبارک تاریخ ساز سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا حافظ و ناصر ہو۔ قدم قدم پر حضور کو اپنی معجزانہ تائید و نصرت سے نوازے اور مشرق کو روحانی انوار سے منور کرنے کی غیر معمولی توفیق عطا فرمائے اور بالخصوص براعظم آسٹریلیا میں حضور کے ذریعہ اشاعت حق کی ایسی مضبوط و مستحکم بنیاد قائم کرائے کہ حق اس براعظم میں غالب آتا چلا جائے اور وہاں ایسا خوشکن انقلاب رونما ہو کہ وہ تمام تر خدائے واحد کے پرستاروں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر دن رات درود بھیجنے والوں سے آباد نظر آنے لگے۔

اے ہمارے قادر و کریم اور صادق الوعد خدا تو اس تاریخ ساز سفر میں مع اپنی تمام برکتوں کے حضور کے ساتھ ہو اور حضور براعظم آسٹریلیا میں اشاعت اسلام کی نہایت مستحکم بنیاد قائم فرمانے کے بعد پھر تیری تائید و نصرت سے مظفر و منصور واپس تشریف لائیں تو کامیابیوں اور کامرانیوں کا دریائے نور اپنے ہمراہ لائیں، وہ دریائے نور جو مشرق و مغرب کو تیرے نور سے بھر دے اور اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کا نظارہ دنیا کی آنکھوں کے سامنے آجائے۔

اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء تو ایسا ہی کر۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ؛

"ادارہ تعمیر" مرکزی میں ٹھیکیداروں کی رجسٹریشن

"ادارہ تعمیر" مرکزی میں جو ٹھیکیدار برائے تعمیرات مکانات، سوئمنگ پول وغیرہ۔ سپلائی بلڈنگ میٹریل، بجلی کا کام، واٹر سپلائی، سینیٹری ورک وغیرہ رجسٹریشن کرانا چاہیں وہ درخواستیں بھجوائیں جس میں مندرجہ ذیل کوائف درج ہوں :۔

(۱) نام (۲) کس قدر رقم تک کا کام انجام دے سکیں گے۔ بنک گارنٹی دیں۔
(۳) کیا کام کرنا چاہیں گے
(۴) کیا کیا کام پہلے کر چکے ہیں (بعہ قیمت) اس کی تصدیق بھی کرائیں۔

(چیئرمین انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز
وکیل المال (ثالث) تحریک جدید ربوہ)

اعلان برائے شعبہ نمائش لجنہ اماء اللہ

حسب سابق اس سال بھی مرکزی شعبہ نمائش کے تحت اجتماع کے موقعہ پر صنعتی نمائش لجنہ ہال میں لگائی جائے گی۔ لجنات کو چاہیئے کہ وہ اس میں شمولیت کی تیاری جاری رکھیں۔

(سیکرٹری نمائش)

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصیان کے پتہ جات درکار ہیں۔ اگر کوئی ان کے بارہ میں جانتا ہو یا موصی صاحبان خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے پتہ جات سے دفتر ہذا کو مطلع کریں :۔

(۱) عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ خواجہ شمس الدین صاحب۔ سابقہ پتہ : 42/C ماڈل ٹاؤن لاہور وصیت 12104
(۲) محمد ایوب صاحب ولد شیخ محمد دین صاحب وصیت 12574 چانگریاں ضلع سیالکوٹ
(۳) مکرمہ اختر فردوس صاحبہ بیوہ چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم وصیت 14458 سابقہ پتہ 4/23 دارالصدر جنوبی (الف) ربوہ۔
(۴) مکرم شیخ نور محمد صاحب ولد شیخ رحمت ساکن خانیوال ضلع ملتان وصیت 14012۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

لجنات فوری توجہ فرمائیں!

دس ماہ کے جائزے سے معلوم ہوا ہے کہ چندہ اجتماع لجنہ و ناصرات میں بجٹ کے مطابق بہت زیادہ کمی ہے۔ براہ کرم تمام ایسی لجنات جنہوں نے ابھی تک چندہ ہذا نہیں بھجوایا۔ جلد از جلد اپنی تعداد ممبرات کے مطابق ۲/- روپے فی ممبر کے حساب سے ۱۵ ستمبر تک بھجوانے کی کوشش کریں۔ لجنات اس طرف فوری توجہ فرمائیں تاکہ ہم اپنا بجٹ تیار کر سکیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تجاویز شوریٰ کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ہے

ہمارا مرکزی سالانہ اجتماع خدا کے فضل سے ۲۸ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں آئندہ سال کے لئے بجٹ اور ایجنڈا پیش ہوتا ہے۔ بجٹ اور ایجنڈا کے سلسلہ میں ہر مجلس کو حق حاصل ہے کہ اپنی تجاویز مرکز کو بھجوائے۔ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ہے اس لئے جملہ مجالس کے زعماء کرام سے گزارش ہے کہ تجاویز شوریٰ جلد بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال ختم ہونے میں دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک اطفال الاحمدیہ کے چندہ مجلس اور سالانہ اجتماع کی وصولی میں کمی ہے۔ براہ کرم اس طرف فوری توجہ دیں۔ اور سالانہ اجتماع سے قبل چندہ جات کی سو فیصد وصولی مرکز پہنچ جانی چاہیئے۔ اسی طرح اطفال الاحمدیہ کا بجٹ ۸۴-۱۹۸۳ء بھی اجتماع سے قبل مرکز پہنچ جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ رپورٹ "تحریک جدید"

ہر لجنہ سالانہ رپورٹ یکم اکتوبر تک مرکز میں بھجوا دے۔ تحریک جدید کی سالانہ رپورٹ بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے۔

۱۔ کل وعدہ جات (سال رواں) ۲۔ تعداد وعدہ کنندگان
۳۔ وعدہ جات (دفتر سوم) ۴۔ ادائیگی تا حال ۵۔ تعداد ممبرات

نوٹ :۔ رپورٹ میں اس بات کی وضاحت ہونی چاہیئے کہ حضور کے ارشاد کے مطابق آپ کی لجنہ نے کیا مساعی کی ہے۔

سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں مرکز میں بھجوائی جائیں۔ ہر شعبہ کی رپورٹ علیحدہ کاغذ پر ہونی چاہیئے۔

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ مرکزیہ ربوہ)

انصار احباب اپنے مرکزی سالانہ اجتماع میں شریک ہو کر روحانی فیض اور برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر لیں

(قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ شاندار روایات)

کشمیر ہی میں نہیں بلکہ بھارت میں بھی تھا۔ انہوں نے جن پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا تھا اس پر ان کو خوب کھل کر داد دی جا رہی تھی۔ بھارت کی سول اور فوجی قیادت ان سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن قدرت کے کھیل نرالے ہوتے ہیں اور زندگی موت اور عزت و ذلت کے معاملے میں کسی انسان کا بس نہیں چلتا۔

بھارت کو اختر حسین ملک کے خلاف اپنی کوششوں میں منہ کی کھانی پڑی۔ کوئی بھی ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ جب چھمب اور جوڑیاں میں لڑائی زوروں پر تھی تو ایک وقت ایسا بھی آیا جب یہ محسوس ہو رہا تھا کہ شاید ہم تھوڑی ہی مدت میں کہاں سے کہاں پہنچنے والے ہیں۔ پاکستان کے عوام اس جنگ کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔ عوام کے حوصلے بلند تھے اور ملک میں اعتماد کی فضا پائی جاتی تھی۔

چھمب جوڑیاں کے اس فاتح کے ساتھ بعد میں جو کچھ ہوا۔ اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ وہ سب کے سامنے ہے بہرحال ان کو ستمبر ۱۹۶۵ء کے شروع میں جو مشن سونپا گیا تھا۔ اس میں وہ کامیاب اور سرخرو ہوئے۔ جنگ کے بعد ان کی خدمات سینٹو کے سپرد کر دی گئیں اور وہ اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے ترکی چلے گئے۔"

(روزنامہ "جنگ" سپیشل میگزین۔ ۱۶ فروری ۱۹۸۳ء صفحہ ۵)

اس بیان میں جس المیہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ ایک کھلا راز ہے۔ فاتح چھمب سے عین میدان جہاد میں کمان لے کر جنرل یحییٰ خان کے سپرد کر دی گئی جس سے پورا نقشہ جنگ ہی پلٹ گیا جس کا خمیازہ آج تک پورا ملک بھگت رہا ہے اس سلسلہ میں پاکستان کے ایک صاحب طرز ادیب اور اہل قلم جناب پروفیسر خان زمان مرزا رقم طراز ہیں کہ:۔

"جب پاک اور آزاد افواج جنرل اختر حسین ملک کی کمان میں فتح چھمب کے بعد جوڑیاں کی طرف فاتحانہ پیشقدمی کر رہی تھیں تو جنرل ملک کو منظر سے ہٹا دیا گیا تاریخ کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ دوران جنگ کمان تبدیل کرنے سے فوج کے مورال پر کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ فتح چھمب کے بعد بھارتی افواج اثر القربی کا شکار ہو گئیں اور ان کے حوصلے پست ہو چکے تھے اور غیر مسلم آبادی ہزاروں کی تعداد میں جموں کی طرف بھاگنے کے لئے بڑی شاہراہوں پر اکٹھی ہو چکی تھی۔ جنرل اختر حسین ملک کے بجائے کمان جنرل یحییٰ خان کے حوالے کی گئی۔ انھوں نے دو قیمتی دن ..... ضائع کر دیئے جس کے دوران بھارتی افواج کو دفاعی پوزیشن مضبوط کرنے کا موقع مل گیا حالانکہ فتح چھمب کے بعد جموں کو جانے والی سڑک کا کوئی دفاع نہ تھا۔ اس ضمن میں یہ بتانا بھی بے جا نہ ہوگا کہ قصہ اکھنور جس پر قبضہ کرنے کے لئے چھمب جوڑیاں میں کارروائی کی گئی تھی۔ دشمن کی پسپائی کے دوران کئی دنوں تک بغیر دفاع کے خالی پڑا رہا جس پر بھارتی افواج کے کمانڈروں نے حیرانی کا اظہار کیا تھا۔ اس بات کے شواہد ایک بھارتی فوجی کمانڈر کی ڈائری کے ذریعہ منظر عام پر آئے تھے۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۳ اپریل ۱۹۸۳ء صفحہ ۳)

حضرت مصلح موعود کا

ایک یادگار پیغام:

بلاشبہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کو اپنے اپنے ملک کی دفاعی خدمات میں بھرپور حصہ لینا چاہیئے مگر پاکستان کے لئے چونکہ اسلامی یونین کی پہلی سیڑھی اور اسلامستان کی بنیادی اینٹ بننا مقدر ہے۔ اس لئے پاکستانی احمدی اپنے محبوب وطن کی خاطر ابتداء ہی سے بیش بہا قربانیاں پیش کرتے آ رہے ہیں اور اس کا ایک بہت بڑا محرک حضرت مصلح موعود کا وہ پیغام بھی ہے۔ جو حضور نے ۱۹۵۰ء میں متحدہ پاکستان کے ممتاز احمدیوں کی ایک نمائندہ مجلس مشاورت سے خطاب کے دوران حسب ذیل الفاظ میں دیا تھا:۔

"بے دین لوگ بھی ملک کی خاطر اور حمیت کی خاطر اور جاہلیت کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں کیا کرتے ہیں۔ پس جان اتنی قیمتی چیز نہیں کہ اسے اس طرح سنبھال سنبھال کر رکھا جائے۔ لیکن جب سینکڑوں سال کی غلامی کے بعد کسی کو آزادی ملے اور سینکڑوں سال کے بعد کسی کو اس بات کے آثار نظر آنے لگیں کہ خدا تعالیٰ پھر اسلام کی سربلندی کے مواقع بہم پہنچا رہا ہے تو اس وقت بھی اپنے حالات میں تغیر پیدا نہ کرنا اور غلامی کے احساسات کو قائم رکھنا بڑی خطرناک بات ہے۔ ہم تو انگریزوں کے زمانہ میں بھی یہ کہا کرتے تھے کہ غلامی اور چیز ہے اور اطاعت اور چیز ہے۔ جب گاندھی کہتا کہ ہم کب تک انگریزوں کے غلام رہیں گے تو میں ہمیشہ اس کے جواب میں یہ کہا کرتا تھا کہ میں تو انگریزوں کا غلام نہیں۔ میری ضمیر خدا تعالیٰ کے فضل سے اب بھی آزاد ہے۔ اور اگر مجھے جائز رنگ میں ان کا مقابلہ کرنا پڑے تو میں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ غرض غلامی کے غلط اور گندے احساسات اس وقت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے اندر نہیں تھے ..... تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ اب تمہاری وطنی حکومت ہے اور وطنی حکومت اور غیر حکومت میں بڑا بھاری فرق ہوتا ہے۔ ہمارے اصول کے مطابق تو غیر حکومت جو امن دے رہی ہو، اس کی مدد کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اور وطنی حکومت کی مدد کرنا تو اس حدیث کے ماتحت آتا ہے کہ من قتل دون مالہ وعرضہ فھو شھید۔ جو شخص اپنے مال اور اپنی عزت کا بچاؤ کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہوتا ہے۔ ..... اگر قرآن نے جو کچھ کہا وہ سچ ہے اور اگر احمدیت بھی سچی ہے تو لازماً اپنے ملک کی عزت کی حفاظت کے لئے اس وقت جو موقعہ پیدا ہوا ہے۔ اس میں تمہیں حصہ لینا پڑے گا کیونکہ یہ تغیر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اسلام کی آئندہ ترقی کے لئے زیادہ قربانیاں ہم کو ہندوستان میں دینی ہوں گی یا افریقہ میں۔ لیکن فرض کرو افریقہ میں پیش آتی ہیں تو وہاں کے احمدی ہمارا نمونہ دیکھیں گے اگر ہم اس وقت اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے تو ہم ان سے کہہ سکیں گے کہ پاکستان میں ہم کو دینی جہاد کا موقعہ تو نہیں ملا لیکن ہماری دنیوی حکومت پر یا ہمارے ملک اور ہماری قوم پر جب حملہ ہوا تو ہم نے اس کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کو قربان کر دیا۔ یہ نمونہ ہے جس سے وہ سبق سیکھیں گے اور اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء صفحہ ۱۶ تا ۲۰)

اخبار احمدیہ

تکلیف ہے ریلوے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔
(شیخ مبشر الرحمان فائز۔ لاہور)

● خاکسار کی والدہ کچھ عرصہ سے جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں (محمود احمد ابن ماسٹر عبدالسلام صاحب (ناصر آباد۔ ربوہ)

● مکرم برادرم خالد سیف اللہ خان صاحب ابن مکرم رحمت اللہ خان صاحب شاکر دارالصدر ربوہ ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہیں۔
(سید سجاد احمد دارالرحمت شرقی ربوہ

اعلیٰ کامیابی

برادرم مکرم خواجہ برکت اللہ صاحب طاہر ایم اے ایل ایل بی ٹال روڈ لاہور کے بیٹے عزیزم محمد عاصم خواجہ نے میٹرک کے امتحان میں ۷۲۸/۹۵۰ نمبر لے کر بورڈ کے انگلش میڈیم کے تمام سکولوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے اور بورڈ میں ساتویں پوزیشن ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو آئندہ کے لئے اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور وہ جماعت ملک اور قوم کے لئے اعلیٰ وجود ثابت ہوں۔ آمین۔
(عبدالحکیم اکمل دی ہیگ ہالینڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مرحوم کا ہر لمحہ احیائے اسلام میں گزرا

اراکین نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کی وفات پر قرار داد تعزیت

ہم جملہ کارکنان نظارت اصلاح وارشاد مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کی وفات پر انتہائی صدمہ ورنج کا اظہار کرتے ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہیں۔

محترم مولانا مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان نامور واقفین اور مجاہدین میں سے تھے جنہوں نے آخر دم تک اپنے تن من دھن کو خدمت اسلام کے لئے وقف رکھا۔ حضرت مولانا موصوف نے تقریباً ۴۸ سال تک خدمتِ دین کی سعادت پائی اور آپ کا ہر ہر لمحہ احیائے اسلام میں ہی گزرا۔ آپ ایک نامور مقرر اور مناظر تھے آپ نے ہندوستان کے متعدد اضلاع میں تبلیغی دورے کئے اور میدان تبلیغ میں بہترین خدمات انجام دیں۔ مکرم مولانا صاحب مرحوم کے بچوں میں سے ایک بچہ بھی واقف زندگی ہے۔ اور اس وقت جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔

مکرم مولانا صاحب مرحوم کے داماد ملک حافظ عبدالحفیظ صاحب شہید مبلغ فجی تھے جنہوں نے وہاں پر ہی خدماتِ دینیہ بجالاتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔ محترم مولانا موصوف سلسلہ احمدیہ کے وفا شعار خادم اور مربی تھے۔

مکرم مولانا صاحب مرحوم کی خدمات میں یہ سعادت بھی شامل ہے کہ آپ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد جلدیں مرتب کر کے عظیم علمی خزانہ محفوظ کر دیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور مرحوم کے جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(ہم ہیں جملہ کارکنان اصلاح وارشاد)

عاجزانہ درخواست دعا

احباب کرام کو معلوم ہے کہ یہ عاجز ساڑھے تین سال سے بیمار ہے۔ گزشتہ ماہ ہسپتال سے فراغت حاصل کرنے کے بعد آرام کرنے سے فرق پڑ گیا تھا مگر اب پھر ایک ہفتہ سے ورم بڑھ گئی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اس عاجز کے لئے خاص دعا کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ربوہ کے احباب کے لئے عرض ہے کہ خاکسار نے ان کی سہولت کے پیش نظر تھوڑے وقت کے لئے یعنی صبح دس بجے سے بارہ بجے تک اور شام پانچ بجے سے اذان مغرب تک طبی مشورہ دینے کا وقت مقرر کیا ہے۔ وہ دوست جو خاکسار سے طبی مشورہ کے خواہش مند ہوں وہ ان اوقات میں مشورہ لے سکتے ہیں۔

(والسلام خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

ضروری اعلان

انشاء اللہ تعالیٰ سلسلہ کے بعض ضروری کاموں کے لئے بندہ ۷ اکتوبر ۱۹۸۳ء تک ربوہ سے باہر ہوگا اس لئے وکالت مال اوّل تحریک جدید سے تعلق رکھنے والی ڈاک پر پتہ لکھتے ہوئے خاکسار کا ذاتی نام تحریر نہ کیا جائے بلکہ صرف عہدہ لکھا جائے تاکہ جواب بھجوانے میں تاخیر واقع نہ ہو۔

(شبیر احمد۔ وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تقریب شادی

میرے چھوٹے بھائی عزیزم شفیق الرحمٰن خان صاحب کی تقریب شادی ہمراہ عارفہ بلقیس بنت الیس ناصر الدین ابن سردار مصباح الدین صاحب چنیوٹ ۲۴ اگست ۱۹۸۳ء کو بمقام مری خیر و خوبی سے سرانجام پائی۔ ۲۶ اگست ۱۹۸۳ء ہشت نگرو کلے علاقہ جھاڑے ہاتھیاں ضلع مردان میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کثرت سے احباب جماعت کے علاوہ مہمانوں نے بھی شرکت کی۔

احباب کرام سے اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عطاء الرحمٰن خان ابن ماسٹر عبدالرحمٰن خان مرحوم
ہشتنگرو کلے جھاڑے ہاتھیاں ضلع مردان)

اعلان نکاح

● ۔ میرے بیٹے عزیزم داؤد اقبال ملک ایم ایس سی ابن ملک محمد اکبر صاحب بٹالوی مرحوم کا نکاح مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک ہمراہ عزیزہ شاہانہ رودابہ ایم ایس سی بنت محترم غلام احمد خان صاحب محترم مولانا غلام باری سیف نائب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے مبلغ ۳۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر بر مکان محترم غلام احمد خان صاحب دارالفضل نیکڑی ایریا ربوہ پڑھا۔

احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہم سب کے لئے باعث برکت اور خوشیوں کا سبب بنائے آمین۔

(مسعودہ اختر اہلیہ ملک محمد اکبر بٹالوی مرحوم)

برائے خصوصی توجہ
قائدین مجلس خدام الاحمدیہ

عیدالاضحیہ قریب ہے۔ اس مبارک دن کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی ہدایت اور ارشاد کی روشنی میں منانے کے لئے اپنے اپنے علاقہ میں ضروری اقدام کریں۔ اور اپنے حلقہ کے غرباء اور مستحق احباب کے گھر جا کر عید کی مبارکباد۔ تحائف و مٹھائی پیش کریں۔ چونکہ یہ قربانی کی عید ہے اس لئے قربانی کا گوشت حسب توفیق ان احباب میں تقسیم کریں اور انہیں اپنی خوشیوں میں شریک کریں۔

(مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(بقیہ پیغام)

تمام ارادوں اور اپنی تمام خواہشات کو اس کی مرضی اور اس کے ارادہ کے تابع کر کے اس سے مدد اور نصرت کے طالب ہوں کہ وہی ہے جو اپنی بارگاہ کی طرف ہماری راہ نمائی کر سکتا ہے اور اس کے اذن کے بغیر کوئی اس کے دربار میں رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔

پس اس مختصر تحریر میں آپ سب کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے خالق و مالک رب کی قدر پہچانیں اور اس کے ساتھ پیار اور محبت۔ اخلاص اور فدائیت اور صدق اور صفا پر مبنی ایک نہ ٹوٹنے والا رشتہ جوڑیں۔ اس کی قدرتوں کے جلووں سے اپنی آنکھوں کو بینا اور اپنے دلوں کو منور کریں اس کی صفات میں خود کو رنگین کرنے کی کوشش کریں وہی ہماری دولت ہے اور اسی میں ہماری بقا ہے۔

یاد رکھیں کہ اس سے ملنے اور اس کے ساتھ رشتہ جوڑنے میں ہی اصل لذت ہے اس لذت کے مقابل پر دنیا اور اس کی تمام لذات ہیچ اور بے کیف ہیں۔ پس اس دنیا کی عارضی اور بے کیف لذات سے اپنے دامن کو آلودہ نہ ہونے دیں کہ یہ اصل حقیقی لذات سے غافل کر دیتی ہیں اور اپنے ذوق بلند کریں۔ اور اپنے مذاق کی اصلاح کے لئے سعی کریں۔

ہر خوبی اور ہر بھلائی۔ ہر حسن اور ہر خوبصورتی ہمارے رب میں پائی جاتی ہے۔ اور وہی تمام لذات کا سرچشمہ ہے پس اسی میں اپنی لذات تلاش کریں۔ اس سے ملنے کے لئے اپنے جسم اور جان کی تمام قوت کے ساتھ کوشش کریں کیونکہ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو

والسلام

مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

سیالکوٹ میں نماز عیدالاضحیٰ

سیالکوٹ شہر میں نماز عیدالاضحیٰ بوقت ۸ بجے صبح جامع مسجد احمدیہ میں ادا کی جائے گی۔ احباب مطلع رہیں۔ (صوبیدار میجر ضیاء الدین
امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر)